بالا کی کمیٹی میں پیش کیا تھا جسے واپس لینے کے لیے سینیٹ سیکرٹریٹ کو درخواست دے دی گئی ہے۔ سینٹ میں قائد ایوان شبلی فراز نے درخواست میں موقف اختیار کیا ہے کہ یہ بل پارلیمنٹ میں پیش کرنے کی منظوری 29 مئی 2018 کو اس وقت کے وزیر اعظم شاہد خاقان عباسی کی کابینہ نے دی تھی۔ بل کا مسودہ سابق وفاقی وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی انوشہ رحمان نے وفاقی کابینہ میں پیش کیا تھا۔ اس بل میں یہ شق شامل ہے کہ توہین رسالت کا الزام جھوٹا ثابت ہونے پر مدعی کو بھی سزائے موت دی جائے گی۔ کابینہ کی منظوری کے بعد یہ بل ایوان بالا کو بھیج دیا گیا جو کہ 19 ستمبر 2018 کو سینیٹ میں پیش کیا گیا اور متعلقہ کمیٹی کو بھیج دیا گیا۔ قائد ایوان نے اس حوالے سے اپنی درخواست میں کہا ہے کہ اس بل کو پیش کرنے کی منظوری گزشتہ حکومتی کابینہ سے حاصل کی گئی تھی اور قانونی طور پر ایوان میں بل پیش کرنے کیلئے موجودہ حکومتی کابینہ کی منظوری ضروری تھی۔ انہوں نے کہا کہ اس بل سے کسی طور پر بھی تحریک انصاف کی حکومت کا کوئی تعلق اور سروکار نہیں، اس لیے بل واپس لینے کے لیے باقاعدہ سینیٹ سیکرٹریٹ میں درخواست دے دی گئی ہے۔

دریں اثنا جمعیت علمائے اسلام (س) کے سربراہ مولانا سمیع الحق نے کہا ہے کہ سینٹ میں توہین رسالت ایکٹ کا مسئلہ اٹھانے کو عمران خان نے کسی کی شرارت قرار دیا ہے، ان کا کہنا تھا کہ ناموس رسالت قانون میں ترمیم کا سوچ بھی نہیں سکتے، کابینہ سمیت کسی بھی فورم پر یہ مسئلہ زیر بحث نہیں آیا۔ ان کا کہنا تھا کہ وزیر اعظم عمران خان نے اسے واپس لینے کا حکم جاری کر دیا ہے۔ جمعہ کو وزیر اعظم عمران خان اور مولانا سمیع الحق کی اسلام آباد میں ملاقات ہوئی جس مولانا سمیع الحق نے وزیر اعظم کو قادیانیوں کے ملک دشمنی پر مبنی سامراجی سازشوں اور مغربی قوتوں کی مذکورہ دونوں آئینی ترامیم کو ختم کرنے میں درپردہ مسلسل کوششوں سے آگاہ کیا اور پارلیمنٹ میں پیش کیے جانے والے بل کی تفصیلات پیش کیں۔ دینی مدارس کے حوالے سے پھیلائی گئی خبروں کے بارے میں وزیر اعظم نے مولانا کو یقین دلایا کہ ہم دینی مدارس کے مسائل سے آگاہ ہیں اور ایسے کسی اقدام کا سوچ بھی نہیں سکتے جس سے مدارس پر کوئی قدغن لگ سکتی ہو۔ مولانا سمیع الحق نے مدارس کی تنظیمات کے ساتھ ملاقات میں پیش کردہ تجاویز پر جلدی عملدرآمد ہونے کا مشورہ دیا، وزیر اعظم نے کہا کہ میں روزِ اوّل سے مدارس کی اہمیت سمجھتے ہوئے اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور انہیں دین کے اہم مراکز سمجھتا ہوں، اور انہیں یونیورسٹیوں اور کالجز کے برابر مقام دینا چاہتا ہوں۔ ملاقات میں سپیکر قومی اسمبلی اسد قیصر اور سیاسی امور کے مشیر جناب نعیم الحق بھی موجود تھے۔

علاوہ ازیں مولانا سمیع الحق نے دعوی کیا کہ وزیر اعظم نے افغان مہاجرین اور بنگالیوں کو پاکستانی شہریت دینے کے لیے پارلیمنٹ کی کمیٹی بنانے کا حکم دے دیا ہے۔ وزیر اعظم سے گفتگو میں پاکستان میں مقیم افغان مہاجرین اور بنگالیوں کو شہریت دینے کے اعلان کو جلد عملی جامہ پہنانے کا مشورہ دیا جس میں انہیں اس اقدام کے سیاسی اقتصادی اور دفاعی فوائد سے آگاہ کیا گیا اور پاک افغان بارڈر پر مہاجرین کی آمدورفت سے ہر ماہ ویزے کی تجدید اور دیگر مشکلات کا ذکر کیا گیا۔ مولانا سمیع الحق کی تجویز پر وزیر اعظم نے سپیکر قومی اسمبلی اسد قیصر کو کمیٹی بنا کر اس مسئلے کو حل کرنے کا حکم دیا ہے۔ وزیر اعظم نے افغانستان میں قیام امن کی ضرورت اور اہمیت کے بارے میں مولانا سمیع الحق کی کوششوں کو سراہتے ہوئے جدوجہد کو مزید تیز کرنے کی خواہش بھی ظاہر کی۔'' (روزنامہ ''اُمت'' راولپنڈی، 13۔ اکتوبر 2018ء)